Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۵ پیسے

جلد ۳۵ | ۲۸ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ ۴ تبلیغ ۱۳۶۰ ہش ۴ فروری ۱۹۸۱ء | نمبر ۲۸

سوئٹزرلینڈ ٹی وی سے

پہلی بار جماعت احمدیہ کے بارے میں تفصیلی پروگرام

کامل تیئیس ۲۳ منٹ تک ٹی وی سکرین سے جماعت کی اسلامی خدمات کا چرچا

زیورچ (سوئٹزرلینڈ) سوئٹزرلینڈ کے مبلغ انچارج مکرم نسیم مہدی صاحب نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ سوئس ٹیلیویژن نے پہلی بار ۲۱ جنوری بروز بدھ جماعت احمدیہ کے بارے میں ایک نہایت شاندار اور تفصیلی پروگرام نشر کیا۔ اس میں حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بڑی نمایاں تصاویر دکھائی گئیں۔ اس کے علاوہ حضرت امام جماعت احمدیہ سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصاویر بھی سکرین پر دکھائی گئیں۔

مکرم نسیم مہدی صاحب نے وکالت تبشیر کو بھیجی جانے والی تار کے ذریعہ بتایا ہے۔ کہ اس تفصیلی پروگرام میں جماعت احمدیہ کی تاریخ موجودہ سرگرمیاں اور مستقبل کے پروگراموں کا ذکر کیا گیا۔ اس پروگرام میں سوئٹزرلینڈ کے مقامی احمدی احباب مکرم ڈورخ الحاج رفیق جانن اور مسز سعیدہ ہیزل کے مختصر انٹرویو بھی نشر کئے گئے۔ تار میں بتایا گیا ہے کہ پروگرام میں جماعت احمدیہ کا شائع کردہ جرمن ترجمہ قرآن اور دیگر مطبوعات خصوصاً اسلام اور عیسائیت کے موضوع پر کتب مسیح کا سفر کشمیر دکھائی گئیں۔ پروگرام میں عیدالاضحیٰ کی نماز اور ایک تقریب نکاح بھی دکھائی گئی ہے۔ پروگرام کے آخر میں پروگرام کے کومپیئر نے مکرم شیخ ناصر احمد صاحب سابق مبلغ انچارج سوئٹزرلینڈ سے متعدد سوالات کئے۔ یہ سوالات اسلام احمدیت اور عیسائیت کے بارے میں تھے۔ اس کے علاوہ اسلامی آداب کے بارے میں سوالات کئے گئے جن کا مکرم شیخ ناصر احمد صاحب نے مدلل و جامع جواب دیا۔ مکرم نسیم مہدی صاحب نے تار میں بتایا ہے کہ یہ پہلا موقعہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے بارے میں ایک مستقل پروگرام ٹی وی سے نشر کیا گیا ہے۔ اور کامل ۲۳ منٹ تک ٹی وی سکرین پر جماعت احمدیہ اور اس کی اسلامی خدمات کا چرچا ہوتا رہا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

احباب کرام سے التماس ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سوئٹزرلینڈ کے مشن کی اس بابرکت اور قابل خدمت کو قبول فرمائے اور اس مشن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی توحید اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک رسالت کے قیام و استحکام کی راہ ہموار ہو سکے۔ آمین

سیرالیون میں دو احمدیہ سکول فٹ بال چیمپئن قرار دیئے گئے

یہ خبر انتہائی مسرت سے سنی جائے گی کہ امسال سیرالیون مغربی افریقہ کے سکولوں کے فٹ بال کے سالانہ مقابلوں میں ہمارے دو سکول چیمپئن قرار دیئے گئے۔

۱۔ احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن اور (۲) احمدیہ سیکنڈری سکول بو۔ ان دونوں سکولوں کو Schools of the year قرار دیا گیا۔

بو سکول کو چوتھی بار چیمپئن شپ ملنے پر منسٹری آف ایجوکیشن کی طرف سے Trophy مستقل طور پر دے دی گئی۔

مزید خوشی کی بات یہ ہے کہ ہمارے فری ٹاؤن سیکنڈری سکول کے پرنسپل کو principal of the year قرار دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی ان کے لئے مبارک کرے۔ آمین

اخبار احمدیہ

• ربوہ ۲ تبلیغ / فروری۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ لاہور میں چند یوم قیام فرمانے کے بعد کل یکم تبلیغ / فروری کو سہ پہر بخیریت واپس تشریف لے آئے الحمد للہ۔ حضور کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضرت اقدس ایدہ اللہ کو ضعف کی تکلیف ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم شافی و مطلق قادر و توانا ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کو جلد از جلد شفائے کامل و عاجل عطا کرے۔ آپ کے جملہ مقاصد دینیہ میں کامیابی و کامرانی سے نوازے اور ہر کام پر حامی و ناصر ہو۔ آمین

• حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی عام صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ تاہم بلڈ پریشر زیادہ ہے۔ احباب کرام حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت و سلامتی کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

• میرے بیٹے قریشی محمد انور صاحب مبلغ نائیجیریا کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۸۱ء کو چار بیٹوں کے بعد پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ جو مکرم ملک مبارک احمد صاحب پروفیسر جامعہ احمدیہ کی نواسی ہے۔ نومولودہ کا نام "بریرہ" رکھا گیا ہے۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ نومولودہ کو نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین

قریشی محمد اکمل افضل پراڈ۔ گول بازار ربوہ

جماعت احمدیہ کی ۶۲ ویں مجلس مشاورت

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کی ۶۲ ویں مجلس مشاورت انشاء اللہ مورخہ ۳، ۴، ۵ اپریل شہادت بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ۱۹۸۱ء / ۱۳۶۰ ہش ایوان محمود میں منعقد ہوگی۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۴ تبلیغ ۱۳۶۰ ہش

۲۸ ربیع الاوّل ۱۴۰۱ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب ناپاکیوں سے بدتر ناپاکی

جسمانی اور روحانی صحت کے لئے ہر قسم کی ناپاکی سے دُور رہنا ازبس ضروری ہے۔ اسی لئے اسلام نے صفائی اور طہارت پر بہت زور دیا ہے اور جسمانی طہارت کا حکم دیتے ہوئے کپڑوں کو پاک صاف رکھنے اور ہر قسم کی پلیدی اور میل کچیل کو دُور کرنے کی تاکید کی ہے اور اس ضمن میں وضو اور غسل سے متعلق احکام بھی تفصیل سے بیان کئے ہیں۔ لیکن اسلام نے صرف ظاہری صفائی پر ہی زور نہیں دیا بلکہ نفس کی پاکیزگی کی اہمیت کو اور بھی زیادہ شرح و مد کے ساتھ ذہن نشین کرایا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ نفس کی پاکیزگی اصل مقصود ہے۔ ظاہری صفائی کا حکم اسی لئے دیا گیا ہے تاکہ یہ نفس کی پاکیزگی میں ممد ہو۔ اگر ایک شخص جسمانی اور ہر قسم کی ظاہری صفائی کا تو پورا پورا اہتمام کرتا ہے۔ لیکن نفس کی پاکیزگی کو اہمیت نہیں دیتا اور محض ظاہری صفائی میں ہی منہمک رہتا ہے تو وہ مطہر قرار نہیں پا سکتا۔ مطہر وہ اس وقت ہی شمار ہوگا جب وہ ظاہری صفائی کے ساتھ ساتھ نفس کی پاکیزگی میں کمال حاصل کرے گا۔

جہاں تک نفس کی پاکیزگی جو اصل مقصود ہے کا تعلق ہے اللہ تعالیٰ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰىهَا ۝ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰىهَا ۝ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا ۝ وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰىهَا ۝

(الشمس آیات ۸ تا ۱۱)

ترجمہ:۔ اور (میں) انسانی نفس کو بھی اور اس کے بے عیب بنائے جانے کو بھی (شہادت کے طور پر پیش کرتا ہوں) کہ اُس (اللہ) نے نفس پر اس کی بدکاری (کی راہوں کو بھی) اور اس کے تقویٰ (کے راستوں) کو بھی اچھی طرح کھول دیا ہے۔ پس جس نے اس (نفس) کو پاک کیا تو (سمجھو کہ) وہ اپنے مقصود کو پا گیا اور جس نے اسے (مٹی میں) گاڑ دیا (سمجھو کہ) وہ نامراد ہو گیا۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ اصل مقصود نفس کی پاکیزگی ہی ہے نہ کہ محض جسمانی اور ظاہری صفائی۔ جبھی تو اللہ تعالیٰ نے نفس کی پاکیزگی حاصل کرنے والوں کو فائز المرام قرار دیا ہے اور جو نفس کی پاکیزگی سے محروم رہیں انہیں اس نے ناکام و نامراد ٹھہرایا ہے۔

نفس پاک نہیں ہو سکتا جب تک اس سے ہر قسم کی پلیدی اور ناپاکی کو کلی طور پر دُور نہ کیا جائے۔ نفس کی ناپاکی اور پلیدی کی بہت سی قسمیں ہیں۔ فی الوقت ہم نفس کی ایک خاص نوعیت کی ناپاکی اور پلیدی پر روشنی ڈال کر اسے دُور کرنے کے قرآنی طریق پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں۔ نفس کی وہ ناپاکی انسان کو شیطان کا غلام بنا کر اُسے کہیں کا بھی نہیں رہنے دیتی اور وہ ہے بخل کی انتہائی قبیح عادت۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے اس ناپاکی کی مضرت سے بہت زوردار الفاظ میں خبردار فرمایا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ ۭ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۭ (آل عمران آیت: ۱۸۱)

ترجمہ:۔ جو لوگ اس (مال میں) جو اللہ نے اپنے فضل سے ان کو دیا ہے۔ بخل کرتے ہیں۔ یہ گمان نہ کریں کہ وہ ان کے حق میں بہتر ہے بلکہ وہ ان کے حق میں بدتر ہے۔

انسان کا اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال میں بخل سے کام لینا خود اُس کے حق میں کیوں بدتر ہے؟ اس کی وضاحت کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝ وَكَذَّبَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝ وَمَا يُغْنِيْ عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ۝

(الیل آیات ۹ تا ۱۲)

ترجمہ:۔ اور ایسا شخص جس نے بخل سے کام لیا اور بے پروائی کا اظہار کیا اور نیک بات کو جھٹلایا اسے ہم تکلیف کا سامان بہم پہنچائیں گے اور جب وہ ہلاک ہوگا تو اس کا مال اسے کوئی فائدہ نہ پہنچائے گا۔

پھر بتایا کہ بخیل پر مسلط ہونے والی وہ ہلاکت یہ ہے کہ:۔

سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ (آل عمران آیت ۱۸۱)

ترجمہ:۔ قیامت کے دن یقیناً ان کے اس مال کا جس میں انہوں نے بخل کیا ہے طوق بنایا جائے گا اور ان کے گلوں میں ڈالا جائے گا۔

اور یہ کہ:۔

تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۝ وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ۝ (المعارج آیات ۱۸، ۱۹)

ترجمہ:۔ دوزخ کی آگ کھینچ بلائے گی اس کو جس نے پیٹھ پھیری اور رُوگردانی کی اور جس نے مال جمع کیا اور سینت سینت کر رکھا۔

اس سے ظاہر ہے کہ نفس کی ناپاکی جس کے نتیجہ میں انسان اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال میں بخل سے کام لیتا ہے سب سے بدتر ناپاکی ہے۔ اور اس ناپاکی سے بچنا ازبس ضروری ہے کیونکہ اس کے بغیر انسان حقیقی فلاح سے ہمکنار نہیں ہو سکتا۔ اسی لئے سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ اس ناپاکی کو سب سے بدتر ناپاکی قرار دیتے اور اس سے بچنے کے قرآنی طریق کو واضح کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"روحانی وجود کا تیسرا درجہ وہ ہے جو اس آیت میں بیان فرمایا گیا ہے۔ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فٰعِلُوْنَ ۝ اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ وہ مومن کہ جو پہلی دو حالتوں سے بڑھ کر قدم رکھتا ہے وہ صرف بے ہودہ اور لغو باتوں سے ہی کنارہ کش نہیں ہوتا بلکہ بخل کی پلیدی کو دُور کرنے کے لئے جو طبعاً ہر انسان کے اندر ہوتی ہے۔ زکوٰۃ بھی دیتا ہے یعنی خدا کی راہ میں ایک حصہ اپنے مال کا خرچ کرتا ہے۔ زکوٰۃ کا نام اس لئے زکوٰۃ ہے کہ انسان اس کی بجا آوری سے یعنی اپنے مال کو جو اس کو بہت پیارا ہے لوٹا دینے سے بخل کی پلیدی سے پاک ہو جاتا ہے..... اپنا محنت سے کمایا ہوا مال محض خدا کی خوشنودی کے لئے دینا یہ کسب خیر ہے جس سے وہ نفس کی ناپاکی جو سب ناپاکیوں سے بدتر ہے یعنی بخل دُور ہوتا ہے۔" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۶ تا ۲۰ طبع اوّل)

جیسا کہ خود حضرت اقدس نے مندرجہ بالا ارشاد میں فرمایا ہے نفس کی سب سے بدتر ناپاکی بخل سے بچنے اور اسے دُور کرنے کا طریق یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال کو سینت سینت کر نہ رکھے بلکہ اسے پورے انشراح اور بشاشت قلب کے ساتھ خدا تعالیٰ اور اس کے دین کی راہ میں خرچ کرے اس کے نتیجہ میں وہ سب ناپاکیوں سے بدتر ناپاکی یعنی بخل اور اس کی ہلاکت آفرینی سے محفوظ ہو جائیگا اور نہ صرف محفوظ ہو جائے گا بلکہ یہ امر اس کے لئے تزکیۂ نفس کا موجب ہوگا اور فوز و فلاح اس کے لئے مقدر کر دی جائے گی اور خدا تعالیٰ اسے اپنی رضا سے نوازے گا جو سب سے بڑا انعام ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝ (الیل آیات ۶ تا ۸)

ترجمہ:۔ پس جس نے (خدا کی راہ میں) دیا اور تقویٰ اختیار کیا اور نیک بات کی تصدیق کی اسے ہم ضرور آسانی کے مواقع بہم پہنچائیں گے۔

پھر یہی نہیں بلکہ اس کے نتیجہ میں ایسے شخص کو تزکیۂ نفس حاصل ہوگا اور دوزخ کی آگ سے اسے محفوظ رکھا جائے گا۔ چنانچہ فرمایا۔

وَسَيُجَنَّبُهَا الْاَتْقَى ۝ الَّذِيْ يُؤْتِيْ مَالَهٗ يَتَزَكّٰى ۝

(الیل آیات ۱۸، ۱۹)

ترجمہ:۔ اور جو بڑا متقی ہوگا وہ ضرور اس (دوزخ کی آگ) سے دُور رکھا جائے گا۔ (ایسا متقی) جو اپنا مال (اس لئے خدا کی راہ میں) دیتا ہے کہ (اس سے) تزکیہ حاصل کرے۔

پھر یہی نہیں کہ ایسے شخص کو تزکیۂ نفس کے نتیجہ میں دوزخ کی آگ سے دُور رکھا جائے گا بلکہ خدا تعالیٰ اس کی نیت کے مطابق اسے اپنی رضا سے نوازے گا جو جنت کے انعاموں میں سے سب سے بڑا انعام ہے۔ چنانچہ فرمایا:۔

وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۝ اِلَّا ابْتِغَاۗءَ وَجْهِ رَبِّهِ الْاَعْلٰى ۝ وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝ (الیل آیات ۲۰ تا ۲۲)

ترجمہ:۔ اور کسی کا اس پر (خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے پر) کوئی احسان نہیں ہوتا جس کا بدلہ اتارنے کا اس کو خیال ہو (ہاں) مگر اپنے عالی شان رب کی خوشنودی حاصل کرنا (اس کا مقصود ہوتا ہے) اور وہ (یعنی خدا) اس سے ضرور راضی ہو جائے گا۔

مطلب۔ الغرض بخل نفس کی سب سے بڑی ناپاکی ہے اور اسکا انجام ہلاکت ہے اور ناپاکی اور اسکی ہلاکت آفرینی سے بچنے اور نفس کا تزکیہ کرنے کیلئے ضروری ہے کہ انسان مال کو خدا کی راہ میں حصول رضائے الٰہی کی نیت سے خرچ کرے اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تعالیٰ ایسے متقی سے خوش ہوگا اور اسے اپنی رضا کی جنتوں میں داخل کرے گا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیرت صحابہ رضوان اللہ علیہم

(تقریر محترم مولوی غلام باری صاحب سیف فاضل برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۸۰ء)

(۴)

سیرت ابو عبیدہؓ

اورنگ زیب عالمگیر کی تعریف کرتے ہوئے کسی نے کہا ہے۔ اے بادشاہ تیرے گھوڑوں کے سم سے جو ٹھیکری ٹکرا جائے وہ عرش پر جا کر ستارہ بن جاتی ہے۔ یہ ایک تخیل اور شاعرانہ مبالغہ بھی ہے جس نے حقیقت کا روپ کبھی نہیں دھارا لیکن دنیا نے یہ ضرور دیکھا کہ آمنہ کے لال محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں جس نے ہاتھ دیا وہ یقیناً ستارہ بن کر چمکا اور دنیا نے اس سے راہنمائی حاصل کی صادق و مصدوق نے فرمایا

أَصْحَابِي كَالنُّجُومِ بِأَيِّهِمُ
اقْتَدَيْتُمْ اهْتَدَيْتُمْ

(مشکوٰۃ مناقب الصحابہ)

کہ میرے صحابہؓ ستاروں کی مانند ہیں۔ جس کی بھی اقتداء کرو گے۔ ہدایت پاؤ گے۔

محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل مہبط انوارِ الٰہیہ تھا اسراء میں اللہ تعالیٰ نے آپ کے سینہ کو نور سے بھر دیا تھا۔ اور نور بھی وہ جسے فرشتے سونے کے طشت میں رکھ کر لائے۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو پارس پتھر تھے۔ جو بھی آپؐ سے چھو گیا وہ پارس کا سونا بن گیا۔ اس حقیقت کو جاننے والے میرے آقا غلام محمد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

صَادَفْتَهُمْ قَوْمًا كَرُوثٍ ذِلَّةً
فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيكَةِ الْعِقْيَانِ

اے میرے مدنی آقا تو نے ان کو لید کی طرح ذلیل پایا۔ تیرے ہاتھوں میں آئے تو تو نے انہیں پارس کا سونا بنا دیا۔

عقل حیران رہ جاتی ہے کہ کس طرح ان بادیہ نشینوں کو رسولِ بطحاء نے مثالی راہنما بنا دیا۔ ان کا کردار بے عیب اور چلن بے داغ ہو گیا۔ وہ جو تہذیب سے ناآشنا تھے وہ دنیا کے معلم بن گئے جو بتوں کے سامنے جبین سائی کرتے تھے۔ اب ان کا سر خدا کے علاوہ کسی کے سامنے نہ جھکتا تھا۔ وہ جنہیں عصبیت اور کبر نے تباہ کر کے رکھ دیا تھا آج اخوت اور مساوات کے علمبردار ہو گئے تھے۔ موسیٰ بے شک ہدایت اور نور لے کر آئے

إِنَّا أَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ
فِيهَا هُدًى وَنُورٌ

(المائدۃ آیت ۴۵)

(ہم نے تورات کو یقیناً ہدایت اور نور سے بھرپور اتارا تھا)

لیکن ان کے ساتھیوں میں فاتحانہ جرأت اور عزم متبلانہ مفقود تھا۔ انہوں نے وقت آنے پر اپنے راہنما سے کہا

فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ
فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا
قَاعِدُونَ

(المائدۃ آیت ۲۵)

تو اور تیرا رب (دونوں) جاؤ اور (اُن سے) لڑو ہم تو بہرحال اسی جگہ بیٹھے رہیں گے

عیسیٰ آئے تو ان کے زاہد حواریوں نے ان کے گرد ہالہ بنا دیا لیکن فتح مندانہ قیادت کا حامل ان میں سے کوئی بھی نہ تھا۔ جب ان کے قائد پر مصیبت آئی تو ایک مرغ کی صبح کی آذان سے پہلے پھر گیا۔ دوسرے نے چند سکوں کے عوض گرفتاری کے لیے ان کی نشاندہی کی لیکن پاک محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔ نبیوں کے سردار۔ سرتاجِ مرسلین کو جو ساتھی عطا ہوئے انہوں نے دنیا میں ایثار فدائیت۔ اور قربانی کی وہ مثالیں قائم کیں کہ دشمن بھی اس کے اعتراف پر مجبور ہے اسی سلسلہ میں ایک اقتباس میں ایسی قوم کے ایک فرد کا پیش کرتا ہوں جسے قرآن مسلمانوں کا سب سے بڑا دشمن قرار دیتا ہے۔ فرمایا۔

لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ
النَّاسِ عَدَاوَةً
لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ
وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا

(المائدۃ ۸۳)

(تو مومنوں سے عداوت رکھنے میں یقیناً یہودیوں (کو) اور ان لوگوں کو جو مشرک ہیں سب سے زیادہ سخت پائیگا)

یعنی ایک ہندو لیڈر کا گورو کل کانگڑی کالج کے پروفیسر اور ویدک میگزین کے ایڈیٹر پروفیسر رام دیو کہتے ہیں

"شروع میں حضرت محمدؐ کے تئیں صادق اور مددگار تھے ان کی قوم قریش ان کی سخت مخالف تھی۔ یہاں تک کہ آخر کار انہیں مکہ سے بھاگ کر مدینہ جانا پڑا لیکن مدینہ میں بیٹھے ہوئے محمد صاحب نے ان میں جادو کی بجلی بھر دی۔ وہ بجلی جو انسان کو دیوتا بنا دیتی ہے۔ آنحضرت (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہ بجلی راجوں مہاراجوں میں نہیں بھری تھی بلکہ عام لوگوں میں۔"

(اخبار پرکاش بحوالہ "اپنا رسول غیروں میں مقبول)

مشہور عیسائی مورخ گبن لکھتا ہے

"عیسائی اس بات کو یاد رکھیں تو اچھا ہوگا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مسائل نے اس درجہ نشۂ دینی اس کے پیروؤں میں پیدا کیا۔ جس کو عیسیٰ علیہ السلام کے ابتدائی پیروؤں میں تلاش کرنا بے فائدہ ہے۔ جب عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر لے گئے تو اس کے پیرو بھاگ گئے۔ اور اپنے مقتدیٰ کو موت کے پنجے میں چھوڑ کر چل دیئے برعکس اس کے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پیرو اپنے مظلوم پیغمبر کے گرد و پیش رہے اور اس کے بچاؤ میں اپنی جانیں خطرے میں ڈال کر دشمنوں پر اس کو غالب کر دیا۔"

(اپنا رسول غیروں میں مقبول)

سر ولیم میور لکھتا ہے

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے تیرہ برس کے موعظہ نے بمقابلہ کل زندگی مسیح کے ایک انقلاب پیدا کیا مسیح کے پیرو خوف کی آیت معلوم ہوتے ہی بھاگ گئے اور ہمارے خداوند کی تعلیم نے ان پانچ سو آدمیوں کے دلوں پر جنہوں نے انہیں دیکھا تھا کیسا ہی گہرا اثر پیدا کیا مگر ظاہر میں اس کا کچھ نتیجہ دکھائی نہیں دیا۔ ان میں سے کسی نے بھی اپنی خوشی سے اپنا گھر نہیں چھوڑا۔ اور نہ سینکڑوں مسلمانوں کی طرح بالاتفاق مہاجرت اختیار کی نہ ایسا ہی پرجوش ارادہ کسی سے ظاہر ہوا۔ جب کہ ایک غریب شہر یثرب کے نومسلموں نے اپنے خون کے عوض اپنے پیغمبر کے بچانے میں کیا"

یہ فدائیت، اخلاص اور قربانی نتیجہ تھا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کا۔ انہوں نے اپنے خدا سے سودا کیا تھا انہوں نے اپنی جان دے کر خدا کی رضا خریدی قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى
مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ
وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ
الْجَنَّةَ

(التوبہ ۱۱۱)

(اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانوں اور ان کے مالوں کو (اس وعدہ کے ساتھ) خرید لیا ہے کہ ان کو جنت ملے گی)

وہ جیئے بھی خدا کے لیے اور انہیں موت آئی تو اس کی راہ میں اس حقیقت کو کس خوبی سے بیان فرمایا مامور زمانہ نے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرماتے ہیں

نَدَمُ الرِّجَالِ لِصِدْقِهِمْ فِي حُبِّهِمْ
تَحْتَ السُّيُوفِ أُرِيقَ كَالْقُرْبَانِ

کہ خدا کی محبت کی وجہ سے ان جوان مردوں کے خون ان کے صدق و وفا کی وجہ سے تلواروں کے نیچے یوں بہائے گئے جیسے قربانی کے جانور کا خون بہایا جاتا ہے

اور اسلامی نظریہ کے تحت جہاد صرف خون بہانے کا نام نہیں۔ یہ تو ایک عبادت ہے جو محض خدا کی خاطر کی جاتی ہے یہ جہاد اسی وقت کہلانے کا مستحق ہے جب اس میں دنیا کی کوئی ملونی نہ ہو یہ نہ جلب زر کے لیے ہوتا ہے نہ حصول ارض کے لیے یہ تو اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے ہوتا ہے اور یہ حقیقت آپکو ان مقدس نفوس کے کردار میں نظر آئے گی

حضرت ابوعبیدہؓ کی بے نفسی اور انکساری

حضرت ابوعبیدہؓ فاتح شام ہوئے۔ روم کی طاقتور سلطنت نے ان کے ہاتھوں میں دم توڑا لیکن اس سپہ سالار کا حال یہ تھا کہ کسی عزت کی خواہش نہیں۔ کسی اقتدار کی ہوس نہیں انہیں فوجوں کی سپہ سالاری کا پروانہ موصول ہوجاتا ہے لیکن وہ اسے ظاہر نہیں کرتے یرموک میں فیصلہ کن معرکہ کا سہرا خالد کی قیادت کے سر بندھ رہا ہے لیکن بے نفس قائد خط کا مضمون ظاہر نہیں کرتا۔ وہ جانتے تھے کہ اصل عزت خدا کے ہاتھ میں ہے اور جزاء بھی اسی نے دینی ہے۔ آپ کو قوموں کی تاریخ میں جرنیلوں کی لقابت اور چپقلش نظر آئے گی۔ نظر آئے گا کہ سپہ سالار نہیں چاہتا کہ میرے رفیق کار کے سر اعزاز کا یہ سہرا بندھ جائے

شام میں غزوہ السلاسل کے لیے حضورؐ نے عمروؓ بن عاص کو لشکر کا قائد بنا کر بھیجا۔ انہوں نے میدانِ جنگ میں پہنچ کر کمک کی ضرورت محسوس کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوعبیدہؓ کی قیادت میں کچھ مہاجرین کو بھجوا دیا ان میں حضرت ابوبکرؓ اور عمرؓ بن خطاب جیسے جلیل القدر صحابہ بھی تھے۔ چلتے وقت حضورؐ نے ابوعبیدہؓ کو نصیحت فرمائی لَا تَخْتَلِفَا دیکھنا تم اور عمرو آپس میں اختلاف نہ کرنا۔

جب یہ کمک پہنچی تو عمروؓ بن عاص نے کہا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مدد مانگی تھی اس لیے تمہارا امیر بھی میں ہوں مہاجرین نے کہا تم اپنے ساتھیوں کے امیر ہو ہمارے امیر ابوعبیدہؓ ہیں عمروؓ بن عاص نے کہا تمہیں میری مدد کے لیے بھجوایا گیا ہے۔ حضرت ابوعبیدہؓ نے کہا عمرو چلتے وقت مجھے آخری نصیحت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمائی تھی وہ یہ تھی کہ آپس میں اختلاف نہ کرنا ایک دوسرے کی بات ماننا اگر آپ میری نافرمانی کریں گے میں پھر بھی آپکی اطاعت ہی کروں گا۔ عمروؓ نے کہا بس میں تمہارا امیر ہوں ابوعبیدہؓ نے کہا ٹھیک ہے۔ آئیے نماز پڑھائیں

(ابن سعد مغازی ص۹۵)

اور تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عمروؓ بن عاص کو جب شام میں ابوعبیدہؓ کی قیادت میں بھجوایا بار ہا تھا اس وقت بھی انہوں نے سپہ سالار بننے کے لیے حضرت عمرؓ سے کہا لیکن حضرت عمرؓ نے یہی جواب دیا تھا کہ میں اس بارہ میں سفارش نہیں کر سکتا میں ابوعبیدہؓ پر تمہیں فوقیت نہیں دے سکتا۔ ابوعبیدہؓ کا مرتبہ آپ سے افضل ہے۔

(ابوعبیدہ عبدالباقی ص۹)

لیکن اس سپہ سالار کی سادگی اور خاکساری کا یہ حال تھا کہ جب حضرت عمرؓ بیت المقدس کو روانہ ہوئے اور آپ ارادۃً ابوعبیدہؓ کی قیام گاہ پر گئے تو گھر میں تلوار۔ ڈھال۔ اونٹ کا کجاوا۔ ایک بوریا ایک پلیٹ اور ایک مشکیزہ تھا حضرت عمرؓ نے یہ کیفیت دیکھی تو آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔ آپ نے فرمایا۔

غَيَّرَتْنَا الدُّنْيَا
كُلَّنَا غَيَّرَتْكَ يَا
أَبَا عُبَيْدَةَ

(اے ابوعبیدہ سوائے آپ کے دنیا نے ہم سب کو بدل دیا ہے۔)

امینِ امت کی تواضع اور خاکساری کا یہ عالم تھا کہ ایک بار رومی قاصد آیا اسے سردار کی شناخت میں دقت پیش آئی کہ سب ایک ہی رنگ میں رنگین تھے اس نے تعجب سے پوچھا آپ کا سردار کون ہے؟ لوگوں نے حضرت ابوعبیدہؓ کی جانب اشارہ کیا۔ اس نے دیکھا ایک معمولی وضع قطع کا عرب فرش خاک پر بیٹھا ہے۔ ایک ہاتھ میں گھوڑے کی لگام ہے اور دوسرے میں تیر۔ اس نے ابوعبیدہؓ سے کہا۔ آپ زمین پر کیوں بیٹھے ہیں فرش کیوں نہیں بچھوایا۔ تکیہ کیوں نہیں لگایا۔ ابوعبیدہؓ نے جواب دیا ہم اللہ کے عبد ہیں زمین پر چلتے ہیں اسی پر بیٹھتے ہیں۔ اسی پر کھاتے ہیں اسی پر لیٹ رہتے ہیں۔ اس سے ہم میں کوئی کمی نہیں آتی بلکہ ہمارا اجر اور درجہ خدا کے حضور بڑھتا ہے تم بات کرو کس لیے آئے ہو۔

مناقب ابوعبیدہؓ

ابوعبیدہؓ ان عباد الرحمٰن میں سے تھے جن کی صفت قرآن میں یہ بیان ہوئی ہے۔

اَلَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ
عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا

(جو زمین پر آرام سے چلتے ہیں (یعنی تکبر کے ساتھ نہیں چلتے)

اور وَالَّذِيْنَ يَبِيْتُوْنَ
لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّ
قِيَامًا

(اور وہ لوگ بھی جو اپنے رب کیلئے راتیں سجدوں میں اور کھڑے ہو کر گذار دیتے ہیں۔)

سیدہ حضرت عائشہؓ نے ان کی سیرت بیان کرتے ہوئے بیان فرمایا تھا۔ اَلْهَيِّنُ وَاللَّيِّنُ یعنی نرم گفتار اور نرم رو جنگ کا میدان بھی جہاں اعضاء کٹ کٹ کر گرتے ہیں اُن کی طبیعت میں خشونت پیدا نہ کر سکا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میں اپنے ہر صحابی کے بارہ میں کچھ نہ کچھ کہہ سکتا ہوں سوائے ابوعبیدہ کے۔

(ابوعبیدہ ص۹۸)

ترمذی میں ایک روایت ہے کہ کسی نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صحابہؓ میں سب سے زیادہ محبوب کون تھا۔ انہوں نے جواب دیا حضرت ابوبکرؓ۔ عرض کیا پھر ان کے بعد کون محبوب تھا۔ فرمایا عمرؓ بن خطاب پوچھنے والے نے کہا عمرؓ کے بعد کون زیادہ محبوب تھا فرمایا ابوعبیدہؓ بن جراح

(ترمذی ابواب المناقب)

ابن ابی نجیح سے مروی ہے کہ عمرؓ بن الخطاب اپنے ہم نشینوں میں تشریف فرما تھے آپ نے اُن سے باری باری دریافت کیا بتاؤ تمہاری کیا آرزو ہے کسی نے کچھ آرزو پیش کی کسی نے کچھ۔ آپ نے فرمایا۔ ایک مکان ہوتا جو ابوعبیدہ بن جراح جیسے لوگوں سے بھرا ہوتا۔

(طبقات کبیر جلد ۳ ص۱۰۱)

معن بن عیلی سے مروی ہے کہ مالک بن انسؓ نے بیان کیا عمرؓ بن خطاب نے ابوعبیدہؓ کو چار ہزار درہم اور چار سو دینار بھیجے اور قاصد کو کہا۔ دیکھنا وہ کیا کرتے ہیں۔ ابوعبیدہؓ نے تمام رقم لوگوں میں تقسیم کر دی جب قاصد نے آکر عمرؓ کو یہ کیفیت بتائی تو آپ نے فرمایا خدا کا شکر ہے کہ اللہ نے اسلام میں ایسے لوگ پیدا کیے

(طبقات کبیر جلد ۳ ص۱۰۱)

یہ تھے اسلامی لشکر کے قائد، فاتح شام زاہد سپہ سالار، جسے دنیا اپنی جانب مائل نہ کر سکی۔ دنیا کی دنائیت اس کی بلندیٔ اخلاق کو متاثر نہ کر سکے وہ دنیا میں رہتے ہوئے دنیا کا نہ بنے جیسے کہ میرے آقا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ نے فرمایا۔

؎ در جہاں و باز بیروں از جہاں
بس ہمیں آمد نشانِ کاملاں

دنیا کے اندر رہتے ہوئے اس سے باہر رہے یہی کاملوں کی نشانی ہے۔

اور ان کاملوں سے جو انسان کامل محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت کے نتیجہ میں کمال کو پہنچے ان میں ایک تھے دبلے پتلے چھریرے بدن اور ابھرے سینے والے صاحب دل زاہد قائد ابوعبیدہؓ بن جراح۔ جو اٹھاون برس کی عمر میں اپنے پیچھے متعدد بیویوں میں سے صرف دو بیویوں سے ان کی اولاد ہوئی یزید اور عمیر یہ دونوں ماں باپ فوت ہو گئے۔ دنیا میں کتنے صاحب اولاد ہیں جن کو آج دنیا میں کوئی نہیں جانتا۔ لیکن ابوعبیدہؓ تاریخ اسلام میں انمٹ نقش چھوڑ گئے جنہیں زمانہ کبھی محو نہیں کر سکتا۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ادرک کاشت کیجئے

مکرم تنویر احمد صاحب مہار۔ شعبہ سبزیات فیصل آباد

ادرک کی ضرورت اور اہمیت

ادرک ایک مصالحہ دار سبزی ہے اور موسم سرما میں اس کا استعمال تقریباً ہر گھر میں ہی کیا جاتا ہے۔ اس کا ایک اور فائدہ یہ بھی ہے کہ یہ نظام انہضام کو درست کرتا ہے اور انسان کو ریح اور فالج کی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اس لئے بہت سی ادویات اور مشروبات میں استعمال کیا جاتا ہے۔

۱۹۷۱ء سے قبل پاکستان میں ادرک کی ضروریات ملک کے مشرقی حصہ سے پوری کی جاتی تھیں لیکن اب ملکی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے ہر سال ۴۰۰۰ سے ۵۰۰۰ ٹن ادرک دوسرے ممالک سے منگوانا پڑتا ہے جس پر تقریباً اڑھائی سے تین کروڑ روپے تک کثیر زرمبادلہ خرچ کرنا پڑتا ہے اس لئے اس فصل کی اہمیت کے پیش نظر اس فصل پر تحقیقاتی کام چند سال قبل شروع کیا گیا جس میں کافی کامیابی حاصل ہوئی ہے اور اب امید کی جا سکتی ہے کہ آئندہ چند سالوں میں ہم کافی حد تک ملکی ضروریات کو پورا کر سکیں۔ یہ فصل ہمارے میدانی علاقوں اور ملک کے تلہٹی کے علاقوں یعنی کہوٹہ، سانگلاں، چھرہ پانی، شکر گڑھ، بجوات اور فیصل آباد میں کامیاب ثابت ہوئی ہے۔ کہوٹہ میں اس فصل کو آم اور دوسرے درختوں کے سایہ میں لگایا گیا۔ چھرہ پانی میں اس فصل کو لوکاٹ اور سیب کے باغات میں کاشت کیا گیا جبکہ شکر گڑھ، بجوات میں اس کے تجرباتی پلاٹ امرود کے باغوں میں لگائے گئے جو کہ بہت ہی کامیاب رہے۔ اسی طرح فیصل آباد میں اس فصل کے تجرباتی پلاٹ ہڑیڑ اور بیری کے درختوں کے سایہ میں لگائے گئے۔ برادہ اور ریت بطور ملچ استعمال کئے گئے۔ برادہ والے پلاٹوں میں سب سے زیادہ پیداوار حاصل ہوئی۔ اس کے بعد ریت والے پلاٹوں سے امسال بھی اسے دوبارہ ہڑیڑ کے پودوں کے نیچے لگایا گیا اور امسال بھی برادے والے پلاٹوں میں دوسرے پلاٹوں کی نسبت اگاؤ بہت اچھا ہوا۔ پودوں کی بڑھوتری اور پیداوار بھی اچھی ہوئی ہے۔ برادہ نے بطور ملچ اچھے نتائج دیئے ہیں۔ اگر باغ کی سہولت میسر نہ ہو تو دوسرا طریقہ یہ ہے کہ سوانجنا اگست میں تین تین میٹر کے فاصلہ پر لائنوں میں لگائیں تاکہ بیل یا ٹریکٹر کر آسانی سے چلایا جا سکے۔ پودوں کا درمیانی فاصلہ ۳۰ سنٹی میٹر رکھیں۔ اگست میں لگایا ہوا سوانجنا اپریل مئی میں اچھا سایہ دار ہو جائے گا۔ اس کا سایہ ادرک کی فصل کے لئے نہایت موزوں ہے کیونکہ یہ نہ تو زیادہ گھنا ہوتا ہے اور نہ ہی زیادہ چھدرا۔ اگر فروری مارچ میں لگایا جائے تو آئندہ سال کی فصل کے لئے بہت اچھا سایہ دار ہو جائے گا

آب و ہوا۔

ادرک کے لئے معتدل اور مرطوب آب و ہوا درکار ہے۔ ملک میں کئے گئے تجربات سے پتہ چلتا ہے کہ ایسے کھیتوں سے زیادہ پیداوار حاصل ہوتی ہے جن میں صبح کے وقت دھوپ لیکن دوپہر اور بعد دوپہر درختوں کا سایہ ستا ہو۔ اس کے علاوہ سطح سمندر سے ایک ہزار میٹر تک بلند علاقوں کے باغات میں جہاں پودوں کے درمیان گھنا سایہ نہ ہو ادرک کی کاشت کامیاب رہی ہے۔

زمین کا چناؤ اور تیاری

ادرک کے لئے ذرخیز ریتلی میرا زمین جس میں پانی کا نکاس اور ہوا کا اچھا ہو بہتر ہوتی ہے۔ زمین کا تیزابی ہونا بھی اس فصل کے لئے مفید ہوتا ہے۔ اس کے لئے زمین کی پی۔ ایچ (P.H) ۶٫۵ - ۶٫۰ کے قریب ہونی چاہیئے۔ کلر اور سیم زدہ زمین اس کے لئے غیر موزوں ہوتی ہے۔ جن کھیتوں میں آبپاشی کے بعد پانی جلد جذب نہ ہوتا ہو وہ بھی اس کی کاشت کے لئے غیر موزوں ہیں۔ اگر زمین کا پی۔ ایچ ۷٫۵ تا ۷ ہو تو اس کو گلی سڑی گوبر کی کھاد ۴۰ سے ۵۰ ٹن فی ایکڑ ڈال کر کم کیا جا سکتا ہے

کھادوں کا استعمال

کاشت سے دو ماہ پیشتر زمین کو اچھی طرح ہموار کر کے اس میں ۴۰ سے ۵۰ ٹن گوبر کی گلی سڑی کھاد اور ایک ٹن جپسم (GYPSUM) فی ایکڑ ڈالیں اور دو سے تین بار ہل چلائیں اور کھیت کو خوب اچھی طرح ہموار کریں۔ اس کے بعد آبپاشی کر دیں۔ وتر آنے پر کھیت میں تین چار بار مزید ہل اور سہاگہ چلا کر تیار کریں۔ اس دوران ۱۵۰ کلوگرام سپر فاسفیٹ، ۵۰ کلوگرام امونیم سلفیٹ اور ۵۰ کلوگرام پوٹاشیم سلفیٹ فی ایکڑ ڈالیں۔ کاشت کے دو ماہ بعد ۵۰ کلوگرام امونیم سلفیٹ اس طرح ڈالیں کہ ان کھادوں میں گوبر کی گلی سڑی کھاد کی کچھ مقدار ملا لی جائے اور اس کو قطاروں کے درمیان احتیاط سے بکھیر دیں تاکہ پتوں پر کھاد نہ پڑے۔ اس کے بعد کھاد کو مٹی میں اچھی طرح ملا کر آبپاشی کر دیں۔ ان دونوں کھادوں کے استعمال کے ایک ماہ بعد ۵۰ کلوگرام امونیم سلفیٹ فی ایکڑ اسی طریقہ سے ڈالیں اور آبپاشی کر دیں۔ اس کے علاوہ ۴۰۰ تا ۵۰۰ کلوگرام کھل تورہ سرسوں فی ایکڑ کے حساب سے چار پانچ قسطوں میں جولائی اگست کے دوران ڈالی جائے تو پودوں کی بڑھوتری بہت اچھی ہوتی ہے۔ کھل ڈالنے سے پہلے اس کو مٹی کے گھڑوں میں بھگو کر دو تین دن پڑا رہنے دیں تاکہ یہ اچھی طرح گل جائے۔ پھر اس میں پانی ملا کر پودوں کے گرد ڈالی جائے۔

فالتو پانی کے نکاس کی نالیاں

تجربات سے ثابت ہو چکا ہے کہ ادرک کے کھیت میں بارش یا آبپاشی کا فالتو پانی کچھ عرصہ کے لئے کھڑا رہ جائے تو فصل ناکام ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کرنے چاہئیں۔

۱۔ ادرک کی فصل کو پانی ہلکا اور احتیاط سے لگائیں تاکہ پانی کھیت میں کھڑا نہ ہونے پائے اور جلدی جذب ہو جائے۔

۲۔ ادرک کے پلاٹ ہموار ہونے چاہئیں اور برسات کے دنوں میں پلاٹوں کے نکے کھلے رکھیں تاکہ بارش کا فالتو پانی آسانی سے گزر جائے۔

۳۔ بہتر طریقہ یہ ہے کہ ادرک والے پلاٹ کے ایک طرف پانی دینے کے لئے نالی بنائیں اور دوسری طرف فالتو پانی نکالنے کے لئے نالی بنائیں۔ یہ نالی اتنی گہری ہونی چاہیئے تاکہ فالتو پانی اس نالی میں ڈال دیا جائے۔

وقت کاشت اور طریقہ کاشت

اس فصل کے لئے ۱۵ مارچ سے آخر اپریل تک کا وقت کاشت کے لئے اچھا رہتا ہے۔ کاشت کے لئے ۲۔۲ میٹر لمبی۔ ۳۔۴ میٹر چوڑی کیاریاں بنائیں اور ان میں ۵۰ سنٹی میٹر کے فاصلے پر ڈوری سے نشان لگائیں اور ان نشانوں پر ۱۵۔ ۲۰ سنٹی میٹر کے فاصلے پر ۲۵۔۳۰ گرام وزنی ادرک کی گنڈیاں جن پر ایک یا دو آنکھیں ہوں ۳۔۴ سنٹی میٹر گہری دبا دیں۔

بیج اور شرح بیج

ادرک کی فصل کی کاشت کے لئے اچھا بیج منڈی سے خریدیں اور خرید کے وقت یہ خیال رکھیں کہ گنڈیوں کا چھلکا اترا نہ ہو۔ چھلکے والی گنڈیوں کا اگاؤ اچھا ہوتا ہے۔ اس کو بجائی سے ۱۵۔۲۰ دن پہلے خرید کر ریت میں اس طرح رکھیں کہ نیچے بھی ریت ہو۔ پھر ادرک اور اس کے اوپر ریت ڈال دیں۔ اس پر دوسرے تیسرے دن تھوڑا سا پانی چھڑکتے رہیں۔ اس طریقہ سے ادرک ۱۵۔۲۰ دن میں پھوٹ مار دے گا۔ ایک ایکڑ ادرک کاشت کرنے کے لئے ۶۰۰ سے ۶۵۰ کلوگرام پھوٹا ہوا بیج درکار ہوگا

ملچ اور سایہ

بجائی کے بعد کھیت کو کماد کی کھوری، چاول یا مکئی کے برادے سے ڈھانپ دیں تاکہ زمین کا وتر جلدی خشک نہ ہو جیسے کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ مکئی کا برادہ بطور ملچ کامیاب رہا۔ تین سال مشاہدہ سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ ادرک بغیر سایہ کے نہیں ہو سکتا۔ سایہ کے بغیر لگائی ہوئی فصل اول تو اگتی ہی نہیں۔ اگر اگ آئے تو دھوپ اور گرم لو سے ختم ہو جاتی ہے۔ اس لئے زمین کے چناؤ کے وقت یہ بات ذہن میں ضرور رکھیں کہ زمین کا ٹکڑا جس پر ادرک کاشت کرنا ہو درختوں کے سایہ میں ہو۔ اس مقصد کے لئے امرود، آم، لوکاٹ، بیری، کیلے، ہڑیڑ اور سیب کے باغیچے استعمال میں لائے جا سکتے ہیں۔ اس ادارہ نے تا حال جو تجربے کئے ہیں۔ ان میں امرود کا سایہ اچھا ثابت ہوا ہے۔ اگر کسی جگہ باغ کی سہولت مہیا نہ ہو سکے تو پھر (باقی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پتہ درکار ہے

مندرجہ ذیل موصیان کی رجسٹریاں بھجوائی گئی تھیں مگر یہ رجسٹریاں بغیر تقسیم ہوئے واپس موصول ہو گئی ہیں۔ اگر ان موصیان کا ایڈریس کسی کو معلوم ہو یا وہ خود یہ اعلان پڑھیں تو اپنے مکمل اور موجودہ پتہ سے نظارت ہذا کو مطلع فرما دیں۔

مرزا محمد صدیق صاحب ولد مرزا فضل دین صاحب	وصیت نمبر ۴۳۳۴۰	پی اے ایف ریسالپور ضلع پشاور	
[illegible]	"	۱۹۴۷۶	"	نارتھ روڈ ریسالپور
میجر عبدالمنان صاحب ولد چوہدری عبدالستار صاحب	"	۱۹۱۹۸	"	۱۰ فرنٹیئر فورس رجمنٹ آرٹلری کاکول
محمد شریف صاحب ولد مولا داد صاحب	وصیت نمبر	۱۹۱۹۷		گھنوکے جوڈا کخانہ تلعہ صوبہ سنگھ براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ
ملک خلیل احمد صاحب ولد ملک محمد موصی صاحب	"	۱۹۱۵۶		مالو کے بھگت ڈاکخانہ تلعہ کالو والہ براستہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ۔
رضیہ سلطانہ صاحبہ زوجہ عبداللہ خان صاحب	"	۱۹۰۱۷		نوشہرہ ٹکے زئیاں ضلع سیالکوٹ
شمر افشاں بی بی صاحبہ زوجہ عبدالکریم صاحب	"	۱۹۰۰۹		عزیز پور ڈگری ڈاکخانہ بڈھا گورایہ ضلع سیالکوٹ۔
ظفر احمد صاحب ولد کرامت احمد صاحب	"	۱۸۴۳۲		۳۸ بہار مسلم سوسائٹی کراچی ۸
نصیرہ شہناز صاحبہ بنت شیخ منیر احمد صاحب	"	۱۸۲۲۰		بی ای سی ایچ ایس سوسائٹی کراچی ۲۹
شیخ مبارک احمد صاحب ولد شیخ عبدالرشید صاحب شرما	"	۱۸۱۷۵		مدینہ کالونی کراچی ۲۸
شیخ نذیر احمد صاحب سہگل ولد میاں فتح محمد صاحب	"	۱۸۱۵۹		۱۲۵-بی-۳ ناظم آباد کراچی ۱۸
حسین بی بی صاحبہ زوجہ محمد ادریس صاحب	"	۲۰۱۶۴		کچی لاٹیاں جی ٹی روڈ شاہدرہ باغ لاہور۔
چوہدری محمد نواز صاحب ولد چوہدری نور محمد صاحب	"	۱۸۳۶۳		مسلم کالونی سٹریٹ ۲ اسلامی روڈ سمن آباد لاہور۔
ملک خالد احمد خان صاحب ولد ملک عبدالغنی صاحب	"	۱۸۳۳۹		گلی نمبر ۱۵ مکان نمبر ۱۴ گنج مغلپورہ لاہور
ڈاکٹر امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ زوجہ محمد خیر البشر صاحب	"	۲۰۰۰۵		۴-۳-۷-جی/سی ۶۸۳ اسلام آباد
صوبیدار فضل الٰہی صاحب ولد نور ماہی صاحب	"	۱۸۹۰۵		مسجد نور شاہراہ محمد رضا شاہ پہلوی راولپنڈی
فضل الٰہی صاحب ولد چوہدری مولا بخش صاحب	"	۱۸۴۳۴		آفیسرز میس پی اے ایف میانوالی
علی احمد صاحب ولد اللہ دتہ صاحب	"	۱۸۳۷۷		نواز آباد فارم ضلع حیدر آباد (سندھ)
سیدہ بانو صاحبہ زوجہ عبدالکریم خان صاحب	"	۱۹۲۰۵		"الصدف" 8 LA SHEER 2/244 کراچی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اطفال و ناصرات متوجہ ہوں

سال اطفال و ناصرات کے لئے سالانہ مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ" ہے۔ جس میں اوّل، دوم اور سوم انعامات [illegible] ۲۰۰/-، ۱۵۰/- اور ۱۰۰/- روپے نقد مقرر ہیں۔

شرائط درج ذیل ہیں:-

(۱) مضمون دو سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔

(۲) پتہ اور حوالے مکمل اور صاف لکھیں۔

(۳) مضمون ناظم اطفال یا سیکرٹری صاحبہ ناصرات کی تصدیق سے ۱۵ جون ۱۹۸۱ء تک مرکز میں پہنچ جانا چاہیئے۔

اطفال و ناصرات ابھی سے اس کے لئے تیاری کریں اور اپنا مضمون جلد از جلد مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا دیں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

[illegible] استطاعت احباب کا فرض ہے کہ خود بھی اخبار خرید کر پڑھیں [illegible] کے نام پرچہ کا اجراء کروائیں۔

(مینیجر الفضل)

دعائے مغفرت

محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری ظفر احمد خان صاحب کاہلوں محلہ دارالصدر غربی ربوہ ایک لمبی بیماری کے بعد مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۸۱ء کو سروسز ہسپتال لاہور میں بعمر قریباً ساٹھ سال وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

دوسرے دن بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر نے نماز جنازہ پڑھائی اور موصیہ ہونے کی وجہ سے بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ تدفین کے بعد مکرم مولانا صاحب موصوف ہی نے دعا کرائی۔

مرحومہ متصف باوصاف حسنہ، صابرہ، شاکرہ اور احمدیت کی فدائی خاتون تھیں۔ بیماری کا طویل عرصہ نہایت صبر و سکون سے گزارا اور آخر وقت تک رضائے الٰہی کے حصول کی کوشاں رہیں۔ وفات کے وقت چار بیٹوں اور چار بیٹیوں میں سے دو بیٹے اور ایک بیٹی بیرون پاکستان مقیم ہونے کی وجہ سے پہنچ نہ سکے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماتے ہوئے اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین۔

(مرزا مسعود احمد۔ برلاس منزل۔ ربوہ)

احمدی بچے توجہ فرمائیں

وقف جدید میں مالی جہاد میں حصہ لینے کے لئے امام وقت نے احمدی بچوں کو خاص طور پر پکارا ہے۔ تمام اطفال احمدیت سے امید ہے کہ وہ اپنے پیارے امام کی اپیل پر والہانہ رنگ میں لبیک کہیں گے اور اس طرح سے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنیں گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"پس اے احمدیت کے عزیز بچو! اٹھو اور اپنے ماں باپ کے پیچھے پڑ جاؤ اور ان سے کہو کہ ہمیں مفت میں ثواب مل رہا ہے آپ ہمیں اس سے کیوں محروم کر رہے ہیں۔ آپ ایک اٹھنی ماہوار ہمیں دیں کہ ہم اس فوج میں شامل ہو جائیں اور آج ثواب حاصل کرنے کا ایک دروازہ ہمارے لئے کھولا گیا ہے۔ ہمیں چند پیسے کہ ہم اس دروازے میں سے داخل ہو کر ثواب حاصل کریں اور خدا تعالیٰ کی فوج کے ننھے منے سپاہی بن جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔" (خطبہ جمعہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۶ء)

(نائب وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

(۱) میری والدہ محترمہ (بیگم شیخ محب الرحمٰن صاحب کیورتھلوی مرحوم) ان دنوں سویڈن میں بہت بیمار ہیں نیز میرا بھی اپریشن چند روز تک ہونے والا ہے۔ احباب کرام ہم دونوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(شمیم فرحت ۹/۵ م دارالعلوم شرقی۔ ربوہ)

(۲) خاکسار کی ہمشیرہ صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب قلعہ صوبہ سنگھ عیدالاضحیٰ سے بوجہ بلڈ پریشر بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب جماعت سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار بھی چند پریشانیوں میں مبتلا ہے خاکسار کے لئے بھی دعا فرماتے رہیں۔

(عبیداللہ ملک کلرک فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اعلان گم شدہ

ایک عدد بٹوہ جس میں کچھ نقدی ہے کوئی عورت بیماری کے دوران میں بھول گئی ہیں جس کسی کا بٹوہ ہو وہ نشانی بتا کر لے سکتا ہے۔

(ناصر کلاتھ ہاؤس قریشی مارکیٹ گولبازار۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمادیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۵۹۷:۔

میں مرزا لطیف احمد ولد مرزا محمد خان صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۶/۴۴ فیڈرل بی ایریا کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے ایک ہزار روپے Rs 1000/- ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت عادی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ مرزا لطیف احمد ولد مرزا محمد خان صاحب ۱۶/۴۴ فیڈرل بی ایریا کراچی ۳۸

گواہ شد:۔ قریشی فصیح الدین احمد صدر حلقہ اقبال ٹاؤن کراچی۔

گواہ شد: عبد اللطیف بہر ولد حاجی زین العابدین صاحب احمدیہ مسلم لائبریری بندر روڈ کراچی۔

مسل نمبر ۲۴۵۹۸:۔

میں محمد لطیف تاج ولد امیر الدین صاحب قوم جنجوعہ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۷۷ بی اورنگی ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲/۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

ایک عدد مکان واقع اگرو اکالونی اورنگی ٹاؤن رقبہ ۱۲۰ گز تعمیر شدہ مالیتی اندازاً تیس ہزار روپے میں ۱/۲ حصہ -/۱۵۰۰۰ روپے

اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد دس روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت عادی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد لطیف تاج مین بازار سیکٹر نمبر ۵ کراچی ۲۱ ۵/۲ ڈاکٹر بشیر الدین صاحب

گواہ شد نمبر ۱:۔ مظفر احمد منصور مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کراچی وصیت نمبر ۱۸۲۸۲۔

گواہ شد نمبر ۲:۔ عبد الستار بٹ وصیت ۲۲۵۴۸

مسل نمبر ۲۴۵۹۹:۔

میں سید عبد الجبار ولد سید مظہر الحسن صاحب قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال بیعت ۱۹۵۹ ساکن اورنگی ٹاؤن کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

ایک مکان رقبہ ۸۰ گز تعمیر شدہ مالیتی اندازاً مبلغ تیس ہزار روپے۔

اس وقت مجھے مبلغ ایک ہزار روپے Rs 1000/- ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت عادی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ سید عبد الجبار ولد سید مظہر الحسن صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی۔

گواہ شد:۔ مظفر احمد منصور مربی سلسلہ کراچی۔ وصیت نمبر ۱۸۲۸۲۔

گواہ شد:۔ رحمت علی سیکرٹری مال حلقہ ۲ اورنگی ٹاؤن کراچی۔ وصیت نمبر ۱۹۰۰۰۔

ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت عادی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ سید عبد الجبار ولد سید مظہر الحسن صاحب اورنگی ٹاؤن کراچی۔

گواہ شد:۔ مظفر احمد منصور مربی سلسلہ کراچی۔ وصیت نمبر ۱۸۲۸۲۔

گواہ شد:۔ رحمت علی سیکرٹری مال حلقہ ۲ اورنگی ٹاؤن کراچی۔ وصیت نمبر ۱۹۰۰۰۔

ادرک کاشت کیجئے

از صدر

سوانجنا کا سایہ بھی اس فصل کے لئے نہایت موزوں ہے۔ اس کے علاوہ سرکنڈے کی سرکیاں بنا کر بھی فصل کو سایہ کیا جاسکتا ہے مگر یہ احتیاط ضرور رکھی جائے کہ سایہ زیادہ گھنا نہ ہو کیونکہ زیادہ گھنا سایہ بھی اس فصل کی کامیابی کے لئے موزوں نہیں۔

آبپاشی

مئی جون کے مہینہ میں ہر ہفتے پانی دینا چاہیئے۔ موسم برسات میں وقفہ بڑھا دیں اور خیال رکھیں کہ آبپاشی کے بعد پانی دیر تک کیاریوں میں کھڑا نہ رہے۔ اگر فالتو پانی کھڑا ہو جائے تو اسے فالتو پانی نکالنے والی گہری نالیوں میں نکال دیں۔ پانی صبح اور شام کے وقت لگانا مناسب ہوتا ہے جس سے ہوا اور زمین ٹھنڈی ہو جاتی ہے اور پودے خوب چلتے ہیں۔

گوڈی

ادرک کی فصل سے جڑی بوٹیاں ختم کرنے کے لئے ۲-۳ مرتبہ گوڈی کریں۔

برداشت

فصل دسمبر کے آخر میں جب اس کے پتے سوکھ جائیں برداشت کے لئے تیار ہو جاتی ہے۔ اس کی برداشت بڑی احتیاط سے کسّی یا کھرپے سے کرنی چاہیئے تاکہ گنڈیاں زخمی نہ ہونے پائیں۔ اس کے بعد ان کو پانی میں دھولیں اور دھوپ میں ایک دن کے لئے خشک کرلیں اور پھر فروخت کردیں۔

پیداوار

اوسط پیداوار ۱۶۰۰ سے ۲۰۰۰ کلو گرام فی ایکڑ ہے۔

بیج کے لئے ادرک کا ذخیرہ کرنا

ادرک جلد خراب ہونے والی چیز ہے اس لئے ضروری ہے کہ جو ادرک بطور بیج ذخیرہ کرتا ہو اسے احتیاط سے رکھنا چاہیئے تاکہ کاشت کرتے وقت اگاؤ اچھا ہو۔ جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا جاچکا ہے کہ دسمبر جنوری میں برداشت کیا ہوا ادرک ہی مارچ اپریل میں لگانا پڑتا ہے اس لئے اس کے ذخیرہ کرنے کا سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ اپنی ضرورت کے مطابق ایک ٹھنڈی سایہ دار جگہ پر گڑھا کھود لیا جائے۔ اس میں ادرک کی گنڈیوں کو ذخیرہ کرنے سے قبل وائٹاویکس VITACAX 200 یا بین لیٹ BENLATE کے محلول ۱۵۵ گرام دوائی + ۵۵ لٹر پانی میں آدھا گھنٹہ تک ڈبو دیں۔ پھر سایہ میں رکھ کر خشک کریں تاکہ فالتو پانی خشک ہو جائے اور پھر ٹھنڈی اور سایہ دار جگہ پر گڑھا بنالیں۔ اس گڑھے کا سائز ضرورت کے مطابق رکھیں۔ بیج کو گڑھے میں ۱۵ سنٹی میٹر کی تہہ کی صورت رکھ دیں۔ تہہ ڈھیلی ہونی چاہیئے۔ اس کے اوپر ایک سنٹی میٹر جگہ چھوڑ کر لکڑی کا تختہ رکھیں جس میں ہوا کے لئے ایک چھوٹا سا سوراخ ہو۔ اس سوراخ کو چھوڑ کر باقی حصے کو گارے سے بند کردیں۔ اس گڑھے کو بوائی سے ایک ہفتہ پہلے کھول دیں۔ اس طرح سے ذخیرہ کیا ہوا بیج اچھا اگاؤ دیتا ہے اور صحت مند پودے پیدا کرتا ہے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ کسی کمرے یا چھپر کے کونے میں ۴-۵ سنٹی میٹر ریت کی تہہ بچھا دی جاتی ہے اس کے اوپر گنڈیوں کی ایک تہہ لگا دی جاتی ہے۔ اس طرح ۳-۴ تہیں لگا دی جاتی ہیں۔ ۲-۳ ہفتہ کے بعد گنڈیوں کو نکال کر دیکھ لینا چاہیئے جو گلنے سڑنے والی ہوں ان کو علیحدہ کرکے باقی کو اس طرح دبا دیا جاتا ہے۔ اس طرح ادرک ماہ مارچ تک رکھا جاسکتا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پنجاب میڈیکل کالج میں احمدی طلباء و طالبات کی نمایاں کامیابی

امسال پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد کے نتائج کے مطابق ایک احمدی طالبہ عزیزہ مکرمہ نائلہ قادر صاحبہ بنت ڈاکٹر عبدالقادر صاحب سیکنڈ پروفیشنل کے امتحان میں اوّل رہی۔ الحمد للہ

اسی طرح تھرڈ پروفیشنل میں ایک احمدی طالبہ عزیزہ مکرمہ کوثر صاحبہ اوّل رہیں الحمد للہ ایک اور احمدی طالب علم چوتھے نمبر پر آئے۔ الحمد للہ

دیگر نتائج یوں رہے۔ فسٹ پروفیشنل کے ۵ احمدی طلباء میں سے تین کامیاب رہے دو نے فسٹ ڈویژن حاصل کی۔ الحمد للہ

سیکنڈ پروفیشنل کے ۶ طالب علموں میں سے پانچ کامیاب رہے الحمد للہ

تھرڈ پروفیشنل میں ۷ احمدی طالب علم امتحان میں شامل ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تمام کامیاب ہو گئے۔ چار نے فرسٹ ڈویژن حاصل کی الحمد للہ

احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ تمام احمدی طلباء حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تعلیمی سکیم پر عمل کرتے ہوئے بہتر سے بہتر نتائج دکھائیں۔ نیز آجکل اسی کالج میں فائنل پروفیشنل کا امتحان ہو رہا ہے۔ اس میں احمدی طلباء کی نمایاں ترین کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

احسان اللہ ہاشمی۔ صدر احمدیہ سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد

آل ربوہ والی بال ٹورنامنٹ

شعبہ صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے زیر اہتمام مورخہ ۱۸ تا ۲۰ فروری بروز بدھ۔ جمعرات اور جمعہ آل ربوہ والی بال شوٹنگ ٹورنامنٹ ہو رہا ہے۔ حصہ لینے والی ٹیموں سے گزارش ہے کہ جلد از جلد اپنی ٹیم کا نام زعیم صاحب محلہ کی وساطت سے دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی میں پہنچا دیں۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح ۱۸ فروری کو ۲ بجے شام مسجد اقصیٰ کی گراؤنڈ ہوگا۔

(ناظم صحت جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ)

خریداران خالد کے لئے ضروری اطلاع

خریداران اور ایجنٹ صاحبان ماہنامہ خالد ربوہ مطلع رہیں کہ بعض مجبوریوں کے باعث ماہنامہ خالد ربوہ ماہ جنوری فروری ۱۹۸۱ء اکٹھا شائع ہو رہا ہے۔ جو ماہ فروری کے دوسرے تیسرے ہفتے میں خریداروں کو پوسٹ کیا جائے گا۔

(منیجر ماہنامہ خالد ربوہ)

الفضل میں اشتہار دیکر
اپنی تجارت کو فروغ دیں

روپیہ کو ہمیشہ گردش میں رکھئے۔
ہمارے کسی بھی نفع بخش پراجیکٹ میں تحفظ سرمایہ کاری کیجئے۔

الحمرا اسٹیٹس فون ۳۸۲۲
699 اے سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا
67 سی نیو مسلم ٹاؤن لاہور۔ فون ۸۵۴۶۱۶

امتحان کمیشن صدر انجمن احمدیہ برائے محررین ۱۹۸۱ء

دفاتر صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں کارکنان درجہ اوّل و دوم (محررین) کی ضرورت ہے۔ صرف ایسے مخلص احمدی نوجوان درخواستیں بھجوائیں۔ جو دینی کاموں سے شغف اور خدمت دین کا شوق رکھتے ہوں۔ اور مستقل طور پر حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ کام کرنے کے خواہشمند ہوں۔ تعلیمی قابلیت کم از کم مولوی فاضل میٹرک اور بی۔ اے (تمام مضامین) پاس ہونی چاہیئے۔ ایسی درخواستیں ۲/۸۱ تک ناظر دیوان صدر کمیشن کو موصول ہو جانی چاہئیں۔ درخواست میں مندرجہ ذیل کوائف درج کئے جائیں۔ نامکمل درخواستوں پر غور نہیں ہوگا۔

(۱) نام امیدوار معہ ولدیت و مکمل پتہ (۲) تاریخ پیدائش (۳) تعلیمی قابلیت معہ فوٹو سٹیٹ کاپی سند میٹرک یا مولوی فاضل اور گریجوایٹ (۴) سابقہ تجربہ (۵) صحت کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ (۶) چال چلن نیز دینی حالت کے متعلق امیر/پریذیڈنٹ اور قائد خدام الاحمدیہ کی تصدیق (۷) شعائر اسلامی کے پابند ہوں (۸) دینی معلومات رکھتے ہوں۔ نصاب پہلے بھی شائع ہو چکا ہے۔ اب پھر شائع کیا جا رہا ہے۔ (۹) امیدوار کو تحریری امتحان اور انٹرویو میں دینا ہوگا۔ امتحان کارکنان درجہ دوم میٹرک سٹینڈرڈ کے مطابق ہوگا۔ اور گریجوایٹ یا اس سے زائد تعلیم کے امیدواران کا (کارکنان درجہ اوّل) کے مطابق امتحان لیا جائے گا۔

کارکنان درجہ دوم کا گریڈ امتحان کمیشن پاس کرنے کی صورت میں } 394 / 12 - 250 - 10 - 200 ملے گا۔

کارکنان درجہ اوّل کا گریڈ امتحان کمیشن پاس کرنے کی صورت میں } 470 / 15 - 290 - 12 - 230 ملے گا

اس کے علاوہ -/35 روپے ماہوار مہنگائی الاؤنس ہوگا۔ امداد گندم امداد موسم سرما اور علاج کی سہولتیں اس کے علاوہ ہونگی۔

نوٹ:۔ کارکنان درجہ اول و دوم کا نصاب شائع کیا جا رہا ہے۔

(ناظر دیوان و صدر کمیشن امیدواران ملازمت صدر انجمن احمدیہ)

دینی نصاب امیدواران ملازمت کمیشن سال ۱۹۸۱ء

(۱) برائے کارکنان درجہ اوّل۔ (گریجوایٹ یا اس سے زائد تعلیمی قابلیت رکھنے والے امیدواروں کے لئے)

۱۔ پانچ ارکان اسلام
۲۔ نماز باترجمہ۔ نماز جنازہ۔ خطبہ جمعہ ثانیہ (عربی) دعائے قنوت (زبانی)
۳۔ قرآن مجید ناظرہ سارا۔ پہلے پانچ پارے باترجمہ۔ درثمین اردو (زبانی ۱۰۰ اشعار)
۴۔ سلسلہ احمدیہ کے متعلق عام معلومات۔ برکات الدعا۔ کشتی نوح۔
۵۔ دینی معلومات۔ تاریخ خلفائے راشدین تک
۶۔ انگریزی مطابق معیار گریجوایٹ۔ حساب (مطابق معیار میٹرک)
۷۔ حدیث الآداب۔ حدیث الاخلاق۔
۸۔ مضمون وفات مسیح۔ ظہور مسیح کے نشانات۔ صداقت بانی سلسلہ۔ عقائد جماعت احمدیہ

۲۔ برائے کارکنان درجہ دوم:۔ میٹرک یا مولوی فاضل پاس امیدواران کے لئے)

۱۔ پانچ ارکان اسلام
۲۔ نماز باترجمہ۔ نماز جنازہ۔ دعائے جنازہ۔ دعائے قنوت (زبانی)
۳۔ قرآن مجید ناظرہ سارا۔ پہلا پارہ باترجمہ۔ درثمین اردو۔ ۲۰ اشعار (زبانی)
۴۔ کشتی نوح۔ احمدیت کا پیغام۔
۵۔ انگریزی و حساب مطابق معیار میٹرک۔
۶۔ عام دینی معلومات (۷) حدیث الآداب (۸) مضمون۔ وفات مسیح۔ ظہور مسیح کے نشانات۔ عقائد جماعت احمدیہ

امتحان مورخہ ۱۱/۲/۸۱ بروز بدھ بوقت ۹ بجے صبح ہوگا
انٹرویو۔ مورخہ ۱۲/۲/۸۱ " جمعرات " " " "
درخواستیں ۷/۲/۸۱ تک دفتر نظارت دیوان میں پہنچ جانی چاہئیں

(ناظر دیوان صدر کمیشن امیدواران ملازمت صدر انجمن احمدیہ)